REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۶ نبوت ۱۳۳۸ ہش — ۲۶ نومبر ۱۹۵۹ء — نمبر ۲۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۵ نومبر۔ بوقت پونے دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۵ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت میں آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

لازمی ابتدائی تعلیم ملک بھر میں رائج کرنے کی تجویز

کابینہ کی خاص سب کمیٹی مالی مضمرات پر غور کر رہی ہے

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ ممکن ہے دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کی مدت میں ملک بھر میں لازمی تعلیم نافذ کر دی جائے۔ اس وقت کابینہ کی اس سب کمیٹی میں اس پروگرام کے مالی مضمرات پر غور کیا جا رہا ہے۔ جو تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر تفصیل کے ساتھ غور کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس امکان کی جانب کل مسٹر حبیب الرحمٰن نے سب کمیٹی کے اجلاس کے اختتام پر اخبار نویسوں سے رسمی بات چیت کے دوران اشارہ کیا۔ سب کمیٹی نے ضروری امور پر دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے بعد اجلاس دسمبر کے دوسرے ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ غالباً اب کمیٹی کا اجلاس ۱۰ دسمبر کے بعد راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ تاکہ رپورٹ پر مفصل غور کر سکے۔

آپ نے کہا دسمبر کے آغاز سے ۱۰ دسمبر تک مرکزی وزراء صدر آئزن ہاور کے دورہ پاکستان کے سلسلہ میں کراچی میں بہت مصروف رہیں گے۔ بہرحال خیال ہے کہ رپورٹ کے بارے میں آخری فیصلہ دسمبر کے آخر تک ہو جائیگا۔

آپ نے کہا۔ . . . . . رپورٹ کے متعدد پہلو خاص طور پر اس کے مالی مضمرات ایسے ہیں کہ وہ زیادہ غور و خوض کے محتاج ہیں۔ اس رپورٹ پر غور کرتے وقت دوسرے پنجسالہ منصوبے کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ سوچنا یہ ہے کہ اس رپورٹ کی تکمیل کے سلسلہ میں حکومت اپنے مالی وسائل سے کہاں تک فائدہ اٹھا سکتی ہے بطور مثال لازمی پرائمری تعلیم کے نفاذ کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمیں تربیت یافتہ اساتذہ اور عمارتوں کی بڑی تعداد کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اس وقت صرف ۴۴ لاکھ بچے پرائمری سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہ تعداد سکول جانے کے قابل بچوں کی تعداد کے صرف ۴۰ فیصد کے برابر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ لازمی پرائمری تعلیم کے نفاذ کے لئے ہمیں ۶۰ فیصد زیادہ اساتذہ اور عمارتوں کا انتظام کرنا پڑے گا۔

— کراچی ۲۵ نومبر۔ پاکستانی سامان لیکر یورپ جانے والا پہلا پاکستانی جہاز یکم دسمبر کو چٹاگانگ سے روانہ ہوگا۔ اس جہاز کا نام سٹی آف چٹاگانگ ہے اور اسے پچھلے سال خریدا گیا تھا۔

صوبے کے چھ ڈویژنوں کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں توڑ دی گئیں

لاہور ۲۵ نومبر۔ زون "بی" کے ناظم مارشل لاء لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے صوبے کے چھ ڈویژنوں کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں توڑ دی ہیں کیونکہ وہ مفاد عامہ کے لئے کام نہیں کر رہی تھیں اور مفاد پرست لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔ اس مقصد کے لئے جنرل رانا نے مارشل لاء کا حکم ۵۰ جاری کیا ہے ڈویژنوں کے کمشنر ۳۰ نومبر ۱۹۶۰ء تک مارکیٹ کمیٹیوں کی نئے سرے سے تشکیل کریں گے اور اس بات کی خاص احتیاط کریں گے کہ ان میں ناپسندیدہ عناصر نہ آنے پائیں۔

۸½ سو ٹن اخباری کاغذ کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۵ نومبر۔ کھلنا کے اخباری کاغذ کے کارخانے کا بنا ہوا آٹھ سو پچاس ٹن کاغذ جہانگیر آباد نامی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچی ہے اور اب اسے ساحل پر اتارا جا رہا ہے اس سے پیشتر اس کارخانے کی طرف سے کاغذ کی اتنی بڑی کھیپ کبھی نہیں بھیجی گئی۔ مل کے ایک معتمد نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ مل جون ۱۹۶۰ء تک روزانہ ایک سو ٹن اخباری کاغذ اور کیمیکل پرنٹنگ پیپر تیار کیا کرے گی۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں کھلنا کا اخباری کاغذ سکنڈے نیویا سے درآمد ہونے والے کاغذ کی نسبت ۱۰ فیصدی زیادہ مہنگا پڑتا ہے۔

کراچی کے قریب تیل صاف کرنے کا کارخانہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ کراچی میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے ضروری تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ماہرین نے مختلف ضروریات کے لئے ارضی جائزہ تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ تیل صاف کرنے کا کارخانہ کراچی کے ساحل پر قائم کیا جائے گا جس میں ہر سال ۱۵ سے ۲۰ لاکھ ٹن تیل صاف ہوگا۔ امید ہے کہ یہ کارخانہ ۱۹۶۲ء سے قبل کام شروع کر دے گا۔ اس کی تعمیر پر ۲۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ نومبر ۵۹ء

حسن از بصرہ بلال از حبش صہیب از روم

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے گذشتہ انصار اللہ کے اجتماع میں جو فاضلانہ تقریر آخری اجلاس میں فرمائی تھی اس کا خلاصہ الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہو چکا ہے اور ناظرین کے مطالعہ سے گذر چکی ہے۔ اس ولولہ انگیز تقریر کے شروع میں صاحبزادہ موصوف نے انقلاب عظیم کے خوشکن آثار کے ضمن میں فرمایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غلبۂ اسلام کا وعدہ فرمایا۔ جس کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے ۱۹۰۰ء میں فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اب وہ دنیا میں اسلام کو پھر غالب کریگا اس میں شک نہیں اس وقت وہ دنیا جو اسلام سے باہر ہے اسلام کو اسی طرح کچلنے اور نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جس طرح ایک زمانہ میں اسلام کو سسلی اور سپین سے نابود کیا گیا تھا اور بلاشبہ اس نے پھر یہ منصوبہ بنایا ہے کہ اسلام کے نام کو روئے زمین سے یکسر مٹا دیا جائے۔ لیکن میں اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر تمہیں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ مخالفین اسلام کے یہ منصوبے خاک میں مل جائیں گے اور اللہ تعالےٰ اسلام کو ایک دفعہ پھر غالب کرے گا۔ خدا تعالیٰ کے اس فیصلے کے مطابق اسلام نہ صرف ایک ملک میں بلکہ ہر ملک میں غالب آئے گا۔ نہ صرف زمین پر چلنے والے اسلام کو قبول کریں گے بلکہ سمندروں میں چلنے والے بھی جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔ حتیٰ کہ خشکی اور تری اسلام کے نام لیواؤں سے بھر جائے گی اور جو لوگ اپنی شومئی قسمت سے اسلام کے حلقے سے باہر ہوں گے۔ وہ بے حقیقت اور بے اثر ہو کر رہ جائیں گے یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ اُس خدا کا جسے سب طاقتیں حاصل ہیں اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ سب طاقتیں جو اسلام کو نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں پاش پاش کر دی جائیں گی اور ہر وہ طاقت اور ہر وہ دجل جو اسلام کے اس موعودہ غلبہ کو روکنے اور اس کی راہ میں مزاحم ہونے کی کوشش کرے گا۔ بالآخر خود بے اثر ہو کر رہ جائے گا عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ جب ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔ مشرق اور مغرب دونوں اسلام کی غلامی کا جؤا اپنی گردن میں رکھ لیں گے اس وقت دنیا میں حقیقی تہذیب کی بنیاد پڑے گی۔ حتیٰ کہ وحشی کہلانے والی قومیں بھی اسلام میں داخل ہو کر صحیح معنوں میں متمدن اور مہذب بن جائیں گی"۔

اس ضمن میں تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحبزادہ موصوف نے فرمایا کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عظیم الشان وعدے کا کس وقت اعلان فرمایا؟ اس وقت جب آپ کا اپنا وجود ایک گمنام وجود تھا اور قادیان جہاں سے آپ نے یہ آواز بلند کی۔ اس کو بھی دنیا کے لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ کہاں اور کدھر واقع ہے خود اسلام جس کے غلبہ کی آپ نے بشارت دی انتہائی غربت اور کسمپرسی کی حالت میں تھا مسلمانوں پر ادبار اس طرح مسلط ہو چکا تھا کہ ان کے سنبھلنے اور اٹھنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی۔ اس غربت اور گمنامی کی حالت میں جن کانوں تک یہ خوشخبری پہونچی ہوگی۔ ان میں سے بعضوں نے کہا ہوگا کوئی جادوگر ہے انہونی باتیں سنا کر لوگوں کو اپنے داؤ پیچ میں لانا چاہتا ہے بعض نے کہا ہوگا (نعوذ باللہ) دیوانہ اور مجنون ہے۔ اسلام کو سر چھپانے کو جگہ میسر نہیں وہ دُنیا میں غالب کس طرح آ سکتا ہے؟"

آپ نے اس کے بعد سیدنا حضرت بلال رضؓ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اسلام حضرت بلال رضؓ کی قوم میں پھیل رہا ہے۔

"بیشک اس وقت جنہیں دالول نے ہنسی اڑائی اور طعن و تشنیع کرنے والوں نے زبان طعن دراز کی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور حیران کن حقیقت کہ گذشتہ ساٹھ سال کے اندر اندر دنیا میں ایک انقلاب آ چکا ہے اب انہی ملکوں میں جہاں دن رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دی جاتی تھیں۔ اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کو فیشن کا درجہ حاصل تھا۔ ہاں ہاں انہی ملکوں میں اب آپ کا نام عزت کے ساتھ لیا جانے لگا ہے۔ اور وہ علاقے جہاں دہریت نے جھنڈے گاڑ رکھے تھے۔ وہاں اب توحید کے جھنڈے گڑتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ افریقہ کے وہ حبشی جنہیں خُدا کی ہستی کا بھی پتہ نہ تھا وہ اب لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ پکار رہے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہیں مکہ کی تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر گھسیٹا جاتا تھا۔ آج ان کی قوم میں اسلام پھیل رہا ہے اور اس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے"۔

یہ ایک عجیب بات ہے جو اس امر کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے کہ اسلام واقعی عالمگیر دین اور اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام ہے۔ اور

(باقی صفحہ پر)

شوقِ قادیاں

رگ رگ میں جوش زن ہے مرے خونِ قادیاں
مجنونِ قادیاں ہوں میں مجنونِ قادیاں

اے قادیاں کے ساکنو تم پر سلام ہو
تم ہو خُدا کے فضل سے مامونِ قادیاں

پھیلا یہاں سے چار سُو دینِ ہدیٰ کا پیام
دُنیا کی سرزمینیں ہیں ممنونِ قادیاں

ربوہ کو نُور بخش دیا اپنے نور سے
ہے ساحلِ چناب بھی مرہونِ قادیاں

ڈالی ہیں زندگی میں خرد نے جو اُلجھنیں
سلجھا رہا ہے پھر انہیں ناخنِ قادیاں

زندوں سے بھی کہیں ہے وہ تنویرؔ زندہ تر
دیں کیلئے جو مر کے ہے مدفونِ قادیاں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس زمانہ کے حالات کے مطابق قرآن مجید کے علوم پیش فرمائے

آپ اس زمانہ میں تعلق باللہ کے سب سے بڑے مظہر تھے آپ کے لٹریچر کے ذریعہ ہم نے زندہ خدا کی زندہ تجلی کا مشاہدہ کیا

اسلام کو سمجھنے اور اسے پھیلانے کے لئے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ اور انکی اشاعت نہایت ضروری ہے

مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی حقیقت افروز تقریر

مورخہ ۳۱ اکتوبر کو مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے اجلاس اول میں شوریٰ کی کارروائی کے دوران جبکہ اشاعت لٹریچر کے لئے چندہ کا سوال زیر بحث تھا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہمیت کے موضوع پر ایک مختصر مگر نہایت اہم تقریر فرمائی تھی جو اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے ہر فرد جماعت تک پہنچایا جائے اور بار بار پہنچایا جائے۔ اس تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

موجودہ زمانہ کے مسائل اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ نے فرمایا۔ اس زمانہ میں صحیح رنگ میں اسلام کو سمجھنے اور اسے پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے مطالعہ اور اس کی اشاعت کی خاص طور پر بہت ضرورت ہے۔ یقین جانیئے کہ شہد کی مکھیوں کے چھتے میں اتنا خالص شہد نہیں ہوتا جتنا خالص اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لٹریچر میں پیش فرمایا ہے۔ دنیا کے مسائل ہر وقت بدلتے چلے جاتے ہیں ہر صدی کے مسائل الگ ہوتے ہیں بلکہ اس سال کے جو مسائل ہیں وہ اگلے سال نہیں ہوں گے۔ اگلے سال کے مسائل اور ہوں گے اور اس سے اگلے سال ان کی نوعیت بالکل اور ہوگی۔ انہی بدلتے ہوئے حالات اور بدلتے ہوئے مسائل کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے ہر صدی میں ایک الگ مجدد بھیجنے کا انتظام فرمایا۔ جو اس بات کا اہل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد پا کر اس زمانہ اور اس صدی کے حالات کے مطابق قرآن مجید کے علوم اور اس کے مطالب کو پیش کرے۔ اور دنیا کی راہ نمائی کرے۔ اس صدی کے مصلح چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اس لئے اس زمانہ کے مخصوص مسائل کو اگر اسلام کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ تو وہ حل یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں ہی مل سکتا ہے۔ اور کہیں نہیں مل سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے دو قانون

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس امر کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ دنیوی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا قانون اور ہے اور دینی اور قرآنی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا الگ قانون ہے۔ اس فرق کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئیے دنیوی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو شخص بھی ذہین ہوگا اور ہمت محنت اور دلچسپی کے ساتھ ان علوم کا مطالعہ کرے گا۔ وہ اپنے اعمال و خیالات کے لحاظ سے خواہ کیسا ہی ہو وہ ان پر اپنی محنت اور استعداد کے مطابق حاوی ہو جائے گا۔ لیکن قرآنی علوم کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنایا ہے وہ یہ ہے کہ لا یمسہ الا المطھرون کہ جب تک کوئی شخص پاکیزہ اور صالح اعمال بجا نہ لائے گا۔ اور ان پاکیزہ اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہ کرے گا۔ وہ خواہ کتنا ہی ذہین ہو۔ اور علوم کو حاصل کرنے کی کتنی ہی استعداد رکھتا ہو۔ وہ قرآنی علوم پر ہرگز حاوی نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک اٹل قانون ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا اور کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کر کے قرآنی علوم حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک دنیا کی تاریخ میں کوئی ایک شخص بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس نے یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ گو میں مطہر نہیں ہوں۔ اور گو میرا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن میں نے قرآن مجید کے علوم کو خوب سمجھ لیا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے جھوٹ بولے گئے لیکن تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھ لیں کوئی ایک بھی ایسا شخص آپ کو نہیں ملے گا جو یہ کہہ سکے کہ گو میرا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں لیکن میں نے قرآن مجید کے علوم و مطالب کو خوب سمجھ لیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابدی حفاظت کا وعدہ فرمایا تو ساتھ ہی (اپنے اس قانون کی وجہ سے) ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجنے کا انتظام بھی کیا۔ جو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق رکھنے کی وجہ سے قرآنی علوم کو اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق پیش کرنے کا اہل ہوتا ہے۔

مذہب کی اصل رُوح تعلق باللہ ہے

خلاصہ یہ ہے کہ مذہب کی اصل روح اور اصل جڑ تعلق باللہ ہے اگر تعلق باللہ نہ رہے تو مذہب مذہب نہیں بلکہ مذہب ایک فلسفہ رہ جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد صرف اسلامی تعلیم ہی ہے جس پر عمل کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں لیکن اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اس پر بھی خود مسلمانوں میں بہت سا اختلاف پایا جاتا رہا ہے۔ اس اختلاف کو دور کر کے صحیح اور سچی اسلامی تعلیم کو وہی پیش کر سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں بطور مجدد بھیجا گیا۔ وہی اس زمانہ میں تعلق باللہ کا سب سے بڑا مظہر ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہی اس زمانہ کے مخصوص مسائل اور مخصوص الجھنوں کے متعلق صحیح تعلیم کو پیش کرنے کا اہل ہے۔ اگر یہ درست ہے کہ اسلام دور حاضرہ کے تمام مسائل کو اور تمام مشکلات کو بخوبی حل کر سکتا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اسلام کی وہی تشریح اور قرآن کریم کا وہی مفہوم دنیا کے موجودہ مسائل کو حل کرنے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے حقائق اور معارف مجھ پر کھول دیئے ہیں

"شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے حقائق و معارف سے کسی شخص کو پوری اطلاع نہیں ملتی جب تک کہ اخلاص اور صدق دل سے صادق کی صحبت اختیار نہ کی جائے اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اتقا کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ صادق کی معیت اور صحبت اختیار نہ کی جائے کیونکہ اس کی صحبت میں رہ کر ہی انسان اس انفاس طیبہ عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ ..... اس وقت اللہ تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصول اور کہانیوں کے رنگ میں نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جس میں ہر ایک مذہبی بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے اور میں صرف اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ ہر اسلامی اعتقاد کو اور نیز قصص قرآنی کو علمی رنگ میں ظاہر کر دوں یہ زمانہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کشف حقائق کا زمانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے جملہ حقائق مجھ پر کھول دیئے ہیں۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۳)

کی اہلیت رکھتا ہے جو اس صدی کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لٹریچر میں پیش فرمایا ہے

دنیا اسلام کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو گی

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ پس حق یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو مسائل بھی ہمارے سامنے آچکے ہیں یا آرہے ہیں انہیں اگر اسلام کی اور قرآن کریم کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے تو وہ حل سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کا بغور اور بالالتزام مطالعہ کریں اور اس لٹریچر کی وسیع سے وسیع تر اشاعت کریں تاکہ انسانیت کی موجودہ مشکلات حل ہوں۔ مصائب کے بادل چھٹیں اور دنیا میں صحیح معنوں میں اطمینان اور امن و سکون کا دور دورہ ہو۔ دنیا اس وقت مختلف مادی فلسفوں کے تجربے کر رہی ہے اور انہی کے ذریعے اپنی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش میں مصروف ہے انشاء اللہ جلد وہ وقت بھی آئے گا جبکہ دنیا اپنے ان تجربوں میں ناکام ہو جائے گی۔ اور تھک کر مجبور ہو گی کہ اسلام کی طرف توجہ کرے اور قرآن کی رہنمائی میں اپنے مسائل کو حل کرے۔ تب اسے اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس کی صحیح راہنمائی اسلام کے اسی مفہوم اور قرآن کے انہی مطالب نے کی ہے جسے اس زمانہ کے امام مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ——— اس وقت دنیا کے حالات جو رخ اختیار کر رہے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے متعلق اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر محسوس کرنا چاہیئے ہر فرد جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس پاکیزہ اور مقدس لٹریچر کا مطالعہ اپنا معمول بنا لے اور اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلی

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلتی ہوئی شمع ہمارے ہاتھ میں دی ہے۔ اس شمع کی موجودگی میں اگر ہم اپنے دوسرے ہاتھ سے ایک موم بتی تھام لیتے ہیں تو یہ ہماری بے وقوفی ہو گی۔ پس جب بھی ہمارے سامنے اشاعت لٹریچر کا سوال آئے تو اس وقت ہمارے دماغ میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے اور کوئی آنا ہی نہیں چاہیئے۔ یہی وہ زندگی بخش لٹریچر ہے جس کی بدولت ہم نے زندہ اسلام اور زندہ رسول کو پایا اور زندہ خدا کو دیکھا۔ ہم میں سے ہر فرد ذاتی طور پر شاہد ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلیوں کو اپنی زندگیوں میں جلوہ گر ہوتے دیکھا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس تجربہ اور مشاہدہ کو بار بار دنیا کے سامنے رکھیں اور اسے بتائیں کہ تعلق باللہ کے بغیر زندگی زندگی نہیں رہتی اور یہ تعلق باللہ قرآن کی محبت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور اس زمانہ میں محبت قرآن اور عشق رسول کی حقیقی چاشنی صرف احمدیت ہی کی بدولت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ہمارے استاد ماسٹر رحمانی صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان)

محترم جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم کی وفات کی اطلاع ان کے شاگردوں کے وسیع حلقہ میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار کو بھی ماسٹر صاحب مرحوم سے چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعت میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان ایام کے واقعات ایک ایک کر کے دل و دماغ کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قدیمی اساتذہ میں سے بفضلہ تعالیٰ ہر استاد تعلیمی، تربیتی اور اخلاقی اعتبار سے ایک کامل نمونہ تھا لیکن بعض اساتذہ کو دوسرے اساتذہ کے مقابل پر بعض خاص خصوصیات اور امتیازی پہلو حاصل ہوتے ہیں۔

محترم رحمانی صاحب میں یہ خاص وصف پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے چھوٹی عمر کے شاگردوں کو بھی کبھی آدھے نام سے نہ پکارتے تھے بلکہ اکثر نام کے ساتھ "میاں" وغیرہ کا لفظ بھی استعمال کرتے اور اس طرح بچوں کو عزت نفس اور اخلاق کا نہایت عمدہ سبق دیتے۔ خاکسار نے تقریباً تین سال تک ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ اس عرصہ میں میں نے کبھی آپ کے منہ سے معمولی گالی یا سخت کلامی سنی ہو۔ آپ کی گفتگو نہایت ادیبانہ اور مہذب طریق پر ہوتی تھی اور دوران تعلیم میں آپ دلچسپ تاریخی واقعات سنایا کرتے تھے

چنانچہ نادر شاہ کے دہلی پر حملہ آور ہونے اور اس کی لال قلعہ میں مہمانی اور شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر، سلطان ٹیپو اور سلطان صلاح الدین ایوبی وغیرہ شاہان اسلام کے متعلق کئی لطائف اور واقعات سب سے پہلے ہم نے رحمانی صاحب کے منہ سے ہی سنے اور سکول کی تعلیم سے فراغت کے بعد اس قسم کے واقعات نے ہمارے اندر تاریخی مطالعہ کا ذوق پیدا کر دیا

جناب رحمانی صاحب تعلیمی کورس کے پڑھانے کے علاوہ عام معلومات پر مشتمل بہت سی باتیں بیان کرتے اور ان باتوں کوشش کرتے کہ اکثر طلباء کو کورس کے علاوہ دیگر کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا رہے۔ آپ اپنی گفتگو میں بہت سے موزوں اشعار جن میں آپ کے والد ماجد اور خود آپ کے اپنے اشعار بھی شامل ہوتے اپنے مخصوص لہجہ میں پڑھتے اور اس طرح طلباء کی دلچسپی کو بڑھاتے رہتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد اہل بیت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو دلی محبت اور خلوص تھا جو اکثر آپ کے کلمات سے مترشح ہوتا رہتا تھا۔ نظام سلسلہ کی پابندی خلاف منشاء بھی خندہ پیشانی سے کرتے۔ دوران تعلیم میں ہم نے کبھی ان کی زبان سے شکوہ کا حرف نہ سنا۔

محترم رحمانی صاحب کے اخلاق میں مہمان نوازی بھی ایک نمایاں خلق تھا۔ باوجود آپ کی مالی حالت کے کمزور ہونے کے ضیافت اور مہمان نوازی میں آپ خاص فرحت محسوس کرتے تھے اور حتی الوسع مہمانوں کی خواہش کو پورا کرتے اور ان کی دلجوئی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس نہایت مخلص اور درخشندہ استاد کو اعلےٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے عزیزان اور لواحقین کو صبر کی توفیق اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور ہمارے سکولوں کو ایسے پاکیزہ اور بابرکت استاد ہمیشہ ملتے رہیں۔

محترم حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

احباب کرام کو علم ہے کہ محترم حافظ سید مختار احمد صاحب شاہ جہانپوری کئی سال سے صاحب فراش ہیں جس کی وجہ سے آپ چت لیٹے رہنے پر مجبور چلے آرہے ہیں۔ اگرچہ اب کروٹ سے بھی لیٹنے لگے ہیں لیکن بہت کم۔ ضرورتاً چند قدم چل تو سکتے ہیں لیکن بیٹھنے کی صورت دو چار منٹ کے لئے بھی پیدا نہیں ہو سکی۔ قطع نظر ضعف پیرانہ سالی اور ضعف امراض کے صرف لیٹنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کی یہ حالت ہی جتنا مضمحل اور پریشان رکھنے والی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

اس حالت میں بھی محترم حافظ صاحب اپنے محبوب شغل تبلیغ میں جو ۱۸۹۳ء سے بلکہ غالباً اس سے بھی پہلے سے آپ کی غذائے روحانی بنا ہوا ہے مصروف رہتے ہیں اور اس سے جو وقت بچتا ہے اس میں دوستوں کے مضامین سننے انہیں مشورہ دینے۔ مذہبی و ادبی سوالوں کے جواب۔ نظم و نثر کی اصلاح اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوانے کا کام روزانہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ کرتے ہیں۔

اب چند دنوں سے آپ کو ضعف زیادہ ہو گیا ہے۔ پہلے بخار آتا رہا۔ بخار اترا تو ہچکی شروع ہو گئی جو اب تک جاری ہے۔ بندش پیشاب اور درد گردہ کے آثار بھی قابل تشویش ہیں۔ میں نے یہ حالات اس لئے بیان کر دئیے ہیں کہ احباب کے دلوں میں دعا کے لئے تحریک پیدا ہو ان کی صحت عود کر آئے اور اللہ تعالےٰ ان سے سلسلہ استفادہ کو ہمارے لئے اور لمبا کر دے آمین۔ امید ہے کہ احباب کرام محترم حافظ صاحب کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھیکیدار کھبہ گوجرانوالہ ایک عرصہ سے جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کے ساتھ دل کا عارضہ بھی ہے اور بار بار شدید دورے ہوتے ہیں۔ حالت بہت خطرناک ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خان ربوہ)

گمشدہ چابیاں

ایک عدد چابیوں کا گچھا لوہے کی زنجیر کے ساتھ جس میں چار چابیاں ہیں۔ ان میں ایک خدام الاحمدیہ دارالصدر کے دفتر کی چابی بھی ہے) بمقام سود اور ربوہ میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو واپس دیکر مشکور فرمائیں

(راجہ نصر اللہ خان دارالصدر غربی ربوہ)

بچوں کی ابتدائی تربیت اور اسکے اثرات

بچے قوم و مستقبل کا ایک عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہیں بچپن میں جیسا ماحول میسر ہوگا ان کا مزاج بھی اسی ماحول کا عکاس ہوگا۔ بچہ موم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے ہم جس سانچے میں چاہیں بآسانی ڈھال سکتے ہیں۔ اگر ہم بچے کی تربیت دانشمندانہ طریق پر کریں تو وہ اعلیٰ کردار اور اچھے ذہن کا مالک ہوگا۔ لیکن اگر ہم اس کی تربیت میں لاپرواہی برتیں گے اور تساہل سے کام لیں گے تو لازماً بڑا ہو کر وہ آوارہ مزاج لاپرواہ اور کند ذہن و متزلزل قوت ارادی کا حامل ہوگا۔

یہ ایک امر مسلم ہے کہ تاریخ کے ہر دور نے بچے کی تربیت کی اہمیت کو تسلیم اور اس کی غلط راہروی کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر بچے کی ابتدائی تربیت پر غور نہ کیا جائے تو وہ جوان ہو کر ایسے غیر اخلاقی کام سرانجام دیتا ہے جو نہ ہی صرف اسکے والدین کے لئے تباہی کا موجب بنتے ہیں بلکہ قوم و ملک کے لئے بھی ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم آئے دن کم سن بچوں کے متعلق سنسنی خیز جرائم کی خبریں مختلف اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

بچے کی غیر دانشمندانہ تربیت کا انحصار والدین پر ہوتا ہے۔ اسی طرح عملی زندگی میں بچہ اپنی ناکامی کا واحد ذمہ دار نہ ہوگا بلکہ ان کے والدین بھی اس کی ناکامی میں حصہ دار ہوں گے۔ کیونکہ اس کی تربیت کے فرائض ان پر ہی عائد ہوتے ہیں

بچے کے کردار کی تشکیل کا انحصار اس کے ارد گرد کے ماحول پر منحصر ہے اس لئے اس کے گھر یا سکول کا ماحول اور طور طریق اس کے معاشرتی معیار یا خاندانی روایات کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جس طرح اسفنج پانی کو جذب کر لیتا ہے اسی طرح بچہ اپنے گرد و پیش کے ماحول کو قبول کر لیتا ہے۔ بچے کی ابتدائی تربیت کے وقت والدین کو چاہیئے کہ اپنے خانگی جھگڑوں کو بچوں کی تربیت میں دخل انداز نہ ہونے دیں۔ بچہ پر کسی قسم کا خوف مسلط نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہزاروں بچے اس طرح ذہنی اور روحانی کم مائیگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ محض اسلئے پچھے رہ جاتے ہیں کہ ان پر حد درجہ ظلم و تشدد کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر حقیقت کی عینک سے دیکھا جائے۔ تو یہ عمل غلط ہو کیونکہ اس کا رد عمل ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بچہ ہمیشہ کے لئے ایک باغی بن جاتا ہے۔

بچوں کو زیادہ خلوص۔ محبت و نرمی سے ابتدائی تعلیم و تربیت دینی چاہیئے۔ اکثر بچوں کو فرضی قصے سنا کر ڈرا دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے بچہ کے دماغ پر خاصا غلط اثر پڑتا ہے۔ آج کے ارتقائی دور میں ہمیں اپنے بچوں کو اپنی درخشاں اور تاباں تاریخ کے سچے واقعات سنانے چاہئیں تاکہ ان میں بھی بڑا ہو کر طارق اور خالد بننے کا جذبہ پیدا ہو۔ نا کہ وہ محض خیالی ہوے سے ڈرنے والے مٹی کے مادھو بن جائیں۔ اس کے علاوہ ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کی حتی الوسع سعی کرنی چاہیئے اسے خود اعتمادی اور خدا کی ذات پر بھروسہ کی تعلیم دینی چاہیئے۔

یہ حقیقت ہے کہ بچہ ابتداء میں غلطیاں بھی کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بچے کی غلطی کو گناہ کبیرہ یا ناقابل معافی جرم سمجھا جائے بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ بچے کے سمجھنے میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو سمجھ لیں یہ کوئی ٹھیک فعل نہیں اور آپ کے ایسے اقدام سے اس کا مستقبل درخشاں نہ ہوگا۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ بچوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اور انہیں زندگی کے تقاضوں سے روشناس کرائیں اسی طرح بچے پر ہر وقت کی تنقید بھی اچھی نہیں کیونکہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھے گا۔ تو ہر قدم پر احساس کمتری میں مبتلا رہے گا۔

ایسے بچے جن کی تربیت حد درجہ لاڈ پیار سے کی جاتی ہے۔ وہ بڑے ہو کر معاشرے کے عام انسان کی حیثیت سے ناموزوں ثابت ہوتے ہیں۔ چاہے ایسے بچے ماں باپ کی نظر میں مجموعہ صفات اور اوصاف حمیدہ کا مکمل نمونہ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ بے جا لاڈ پیار سے بگڑ کر معاشرے کے لئے مفید شہری نہیں بن سکتے۔ کیونکہ انہوں نے ابتداء ہی میں ایسی تربیت حاصل کی ہے کہ وہ کسی طرح بھی اپنے قوم و ملک اور معاشرے کے لئے موزوں اور اطمینان بخش ثابت نہیں ہوتے۔

بچہ جب کمسنی سے گذر کر بلوغت کے زینہ کو طے کرتا ہوا حقائق کی دنیا میں داخل ہوتا ہے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ وہی لوگ جو کل تک اس کے مطیع تھے آج اس کے ساتھ محبت و اخلاق سے کیوں پیش نہیں آتے۔ اور اب ان کا رویہ کیوں تبدیل ہو گیا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت آتا ہے۔ جب کہ اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے گرد و پیش اور معاشرے میں تحقیر کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ احساس اس کے انتقامی جذبہ کا اعلان ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے فوراً ہی بعد اس کے ذہن میں اپنے ماحول سے بغاوت کا خیال جنم لیتا ہے جب وہ احساس شدت سے محسوس کرتا ہے تو وہ زندگی میں ناکامیوں سے دوچار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس ناکامی کے زخموں کو بھولنے کی خاطر اس کے قدم اسے اس مقام کی طرف لے جاتے ہیں جو تنزل کی طرف جاتا ہے۔ اور پھر جب وہ اس قعر عمیق میں گرتا ہے تو پھر ذلت اور رسوائی کی چادر اسے مکمل طور پر ڈھانپ لیتی ہے۔ بچپن میں تربیت کے دوران بچے کے ساتھ زیادہ لاڈ پیار اسے خراب کر دیتا ہے۔ اس وقت بچے کی ابتدائی عادتوں کو ہم اس لئے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ وہ یہ باتیں محض معصومانہ اور طفلانہ انداز سے کرتا ہے۔ لیکن یہی باتیں آگے چلکر اس کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ اور وہ معاشرے کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ بن جاتا ہے۔

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو ایسے ماحول اور ایسی سوسائٹی سے ہر ممکن طور پر محفوظ رکھیں سنیما بینی اور مخرب اخلاق ماحول (گلی کوچوں میں کھیلنے کی بجائے ایسے علمی مشاغل کی ترغیب دیں۔ جس سے نہ صرف وہ علم ہی حاصل کریں بلکہ تجسس اور پختہ قوت ارادی کا مادہ بھی بدرجہ اتم پیدا ہو۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ بچے کی ابتدائی تعلیم و تربیت نہایت دانشمندانہ طریق پر کریں اور اپنے بچوں کو خود اعتمادی اور خودداری کا سبق دیں تاکہ ابتداء میں بچہ کی اچھی تربیت ان کے تابان مستقبل کی ضامن ہو۔ اور اس طرح وہ اپنے اور اپنی قوم و ملک کے لئے سودمند ثابت ہوں۔

محکمہ تعلقات عامہ و اطلاعات

ملتان ڈویژن

بقایادار موصی اصحاب سے ضروری گذارش

حصہ آمد کے موصی اصحاب کے گذشتہ سال (۵۹-۱۹۵۸ء) کے حسابات ان کی خدمت میں بھیجے جا چکے ہیں۔ اور میرے علم میں اب شاذ ہی کوئی صاحب ہوں گے۔ جن کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک کا حساب نہ پہونچ چکا ہو۔ سوائے ایسے اصحاب کے (۱) جن کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر نہ آیا ہو یا (۲) جن کے حسابات متنازعہ فیہ ہوں۔

اب جن احباب کو حسابات پہونچ چکے ہیں۔ اُن کا فرض ہے کہ (۱) اگر وہ بقایادار ہیں اور دفتر کے درج شدہ بقائے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تو انہیں اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے فوراً فکر کرنی چاہیئے اور ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک اس بقائے کو پورا ادا کر دینا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے بقائے کی رقم فوری طور پر یکمشت ادا کر سکیں تو اس سے بہتر کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر وہ یکمشت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو اس کی ادائیگی کے لئے معقول ماہوار قسط مقرر کر کے دفتر سے منظوری لے لیں۔ ورنہ اگر ان کے ذمہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا ہے۔ تو ان کی وصیتوں کو ضعف پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ حتیٰ کہ قواعد کے ماتحت منسوخ بھی ہو سکتی ہیں

(ب) جن اصحاب کو اپنے ذمہ بقایوں کے متعلق تسلی نہ ہو اور وہ سمجھتے ہوں کہ وہ مطلق بقایادار نہیں یا اتنا بقایا نہیں بلکہ کم ہے تو وہ خاموش نہ رہیں۔ بلکہ دفتر کے ساتھ خط و کتابت کر کے بقائے کا تصفیہ کر لیں اور پھر آخری فیصلہ کے مطابق اس کی ادائیگی کے لئے بطریق بالا مندرجہ (۱) توجہ کریں۔

جن اصحاب نے اس اعلان سے پہلے ہی اپنے بقایوں کو ماہوار اقساط میں ادا کرنے کے لئے منظوری لے رکھی ہے اُن کا فرض ہے کہ اپنے وعدوں اور منظوریوں کے مطابق نہ صرف اپنے بقایوں کی اقساط ادا کرتے رہیں۔ بلکہ کوشش کریں کہ آئندہ وہ بقایادار نہ بنیں۔

سیکرٹری صاحبان مال کو دفتر سے باقاعدہ اطلاع دے دی جاتی ہے کہ فلاں صاحب کے ذمہ اتنا بقایا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے انہوں نے یہ صورت پیش کی ہے۔ جو منظور کر لی گئی ہے۔ اسلئے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ منظور کردہ صورت کے مطابق بقایادار صاحب سے بقایوں کی باقاعدہ وصولیاں کرتے رہیں اور اسکے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی۔ تاکہ وہ آئندہ بقایادار نہ بن سکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں!

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امسال حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام کی ضرورت ہوگی حضور اقدس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر مجالس کے قائدین و زعماء سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کے نام بھجوائیں تاکہ جلسہ کے موقعہ پر ہر ایک کے مناسب حال فرائض سپرد کئے جائیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جائیں گی کہ وہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجالس میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی ایک فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء تک پہنچا دیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۹ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں تاکہ ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

نام خادم ...... عمر ...... صحت ...... تاریخ بیعت ...... کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ربوہ میں ہفتہ صفائی } شعبہ وقار عمل کی سکیم کے مطابق ربوہ میں امسال دو بار ہفتہ صفائی منایا جائے گا۔ پہلا ہفتہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہو رہا ہے اس سلسلہ میں مکرم قائد صاحب ربوہ کو اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ لہٰذا ربوہ کے جملہ خدام اور عہدیداران حلقہ جات خدام الاحمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ان سے پورا پورا تعاون کریں گے اور اس ہفتہ کو کما حقہٗ کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے تاکہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب کو کسی جہت سے کوئی تکلیف نہ ہو۔

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت } خاکسار کی خوشدامن محترمہ دولت بی بی صاحبہ مقام لودھر بیرو ضلع سیالکوٹ بعمر قریباً ۹۰ سال مورخہ ۸ نومبر بروز اتوار بوقت ۳ بجے شام رضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ ۹ نومبر کو آپ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

مرحومہ نے آج سے چالیس سال قبل احمدیت کو قبول کیا تھا جبکہ آپ بیوہ ہو چکی تھیں۔ خاوند کی وفات سے لے کر آج تک نماز کی سختی سے پابند تھیں۔ اور روزانہ قرآن مجید پڑھتی تھیں۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور پانچ میل پیدل سفر کر کے سیالکوٹ جمعہ کی نماز ادا کرتیں۔ نہایت سادہ اور صاف دل تھیں۔ لواحقین نے احمدیت قبول کرنے کے بعد شدید مخالفت کی۔ اور ان کی مخالفت کی وجہ سے آپ کو مالی نقصان بھی کئی دفعہ اٹھانا پڑا۔ مگر آپ کے دل میں کبھی ملال نہ آیا۔ اور محنت مزدوری کر کے بھی اپنی دو کمسن لڑکیوں اور ایک لڑکے کو پالا اور بالغ ہونے پر باوجود لواحقین کی مخالفت کے احمدی گھرانوں میں ان کی شادی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سات پوتے اور ۱۲ نواسے نواسیاں اور دو لڑکیاں اور ایک لڑکا مرحومہ نے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

(سردار خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلنکے ضلع گوجرانوالہ)

دعائے نعم البدل: مکرم قاضی دین محمد صاحب دارالیمن ربوہ کا پوتا عثمان احمد ولد قاضی ناصر احمد صاحب مورخہ ۱۵ نومبر بوقت گیارہ بجے دن فوت ہو گیا۔ بچے کی عمر سوا سال تھی۔ پہلا اور اکلوتا بچہ ہونے کی وجہ سے پسماندگان کو سخت صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (عبدالرشید اختر محرر میونسپل کمیٹی ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ اور ہفتہ بقایا جات

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ مرکز کی طرف سے عنقریب متعلقہ مجالس کو ان کے بقایا جات سے اطلاع دی جا رہی ہے۔ لہٰذا ایسی مجالس کے عہدیداروں سے گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے بقایا جات صاف کرنے کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں کیونکہ موجودہ سال کو غیر معمولی طور پر کامیاب مالی سال ثابت کرنے کا ارادہ ہے اور یہ مقصد تبھی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ بقائے وغیرہ شروع سال ہی میں صاف ہو جائیں۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدیداروں سے گذارش ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے یکم دسمبر تا ۷ دسمبر ہفتہ بھی منائیں۔ اور اس کو کامیاب کرنے کے لئے ہر امکانی ذریعہ اختیار کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور شعبہ وقار عمل } سال رواں کی وقار عمل کی سکیم کی ایک شق یہ ہے کہ ہر ایک خادم عموماً اور ربوہ کا خصوصاً روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے احاطہ اور گھر کے قرب و جوار کی کم از کم دس گز جگہ کو صاف اور درست رکھ کر اچھا شہری بننے کی کوشش کرے گا۔ اور اس شق کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم قائد صاحب ربوہ ہر مہینہ معائنہ کا انتظام کر کے ریکارڈ رکھتے جائیں۔ اور سال کے آخر پر ربوہ کے اول آنے والے ایک خادم اور ایک حلقہ کا نام مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ سالانہ اجتماع پر ان کو انعام دیئے جا سکیں۔

امید ہے ربوہ کے جملہ خدام اور عہدیداران حلقہ جات اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی ابھی سے کوشش شروع کر دیں گے اور ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کو صفائی کے لحاظ سے ایک مثالی شہر بنانے کی سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت مند نوجوانوں کے لئے

۱۔ ٹریننگ فزیوتھراپی } دو سالہ ٹریننگ سکول آف فزیوتھراپی جناح سینٹرل ہسپتال کراچی۔ لڑکے و لڑکیاں۔ انتظام رہائش بلا معاوضہ امیدوار وظیفہ دوران ٹریننگ ۔/۴۰ روپے ماہوار

شرائط۔ سیکنڈ کلاس میٹرک سائنس عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں بصورت ساکنین کراچی ۱۵/۱۲/۵۹ تک بخدمت ایڈمنسٹریٹر جناح ہسپتال کراچی بصورت دیگر امیدواران ۵/۱۲/۵۹ تک بنام صوبائی ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز۔ (ب۔ٹ۔ ۲۰/۱۱/۵۹)

۲۔ وظائف لارنس کالج گھوڑا گلی } ۴۰ گورنمنٹ وظائف۔ ۲۰ بشرح ۔/۱۰۰ ماہوار ۲۰ بشرح ۔/۵۰ ماہوار نصف بغرض فارم ۱ تا تکمیل انٹرمیڈیٹ کورس (فارم دہم) باقی نصف متعلقہ فارم تا تکمیل انٹرمیڈیٹ کورس (فارم ہفتم)

شرائط مغربی پاکستانی ۔/۱۰۰ روپے وظیفہ کے لئے آمد سرپرست ۔/۳۵۰ ماہوار تک ۔/۵۰ وظیفہ کے لئے آمد سرپرست ۳۵۰ و ۵۰۰ کے درمیان۔ عمر امیدوار ۱/۴ ۷ کو بصورت فارم سوم ۹ یا ۱۰ بصورت فارم ششم ۱۲ یا ۱۳۔ امتحان مقابلہ فارم سوم انگلش ایک پرچہ۔ حساب ایک پرچہ۔ انٹرویو برائے فارم ششم انگلش ایک پرچہ۔ ریاضی ایک پرچہ۔ اردو ایک پرچہ۔ انٹرویو ہوگی کہ جو طلباء مستفید از وظائف بشرطیکہ انٹرویو اور ہر پرچہ میں ۵۰٪ نمبر لیں ہیڈ یا امتحان انگلش۔ مراکز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور و کراچی امتحان دسمبر کے دوسرے نصف میں۔

فارم درخواست برائے امتحان مقابلہ پرنسپل لارنس کالج گھوڑا گلی۔ ڈاکخانہ لارنس کالج مری سے طلب ہو۔ مکمل درخواست ۵/۱۲/۵۹ تک بنام پرنسپل (ب۔ٹ ۱۹/۱۱/۵۹) (ناظر تعلیم)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ ایک دن کا پروگرام ہوگا جو صبح سے شروع ہو کر شام کو ختم کر دیا جائے گا۔ باہر کی لجنات بھی لڑکیوں کو بھجوانے کی کوشش کریں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم (درثمین) کے مقابلوں کے علاوہ تقریری مقابلے بھی ہوں گے۔ چھوٹے گروپ (۸ تا ۱۰ سال) کے لئے عنوان ہے "فرمانبرداری" یا نماز اور بڑے گروپ (گیارہ تا پندرہ سال) کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یا پردہ کے موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔

کھیلیں بھی ہوں گی اور جنرل معلومات کا امتحان بھی ہوگا۔ کامیاب ہونے والی بچیوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ بیرونِ نجات سے آنے والی بچیوں کے ناموں سے جلد از جلد اطلاع دی جائے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چینیوں کے کاروبار پر پابندی

جکارتا ۲۴ نومبر انڈونیشیا نے دیہی علاقوں میں کاروبار کرنے والے چینیوں پر پابندیاں لگا دی ہیں اور ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جو اس حکم کی تعمیل کرائے گا۔ ان پابندیوں کی وجہ سے تین لاکھ چینیوں کو دیہی علاقوں سے شہروں میں منتقل ہونا پڑے گا۔ سفارت چین نے انڈونیشیا کے اس حکم کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کس طرح روزِ اول سے ہی اللہ تعالیٰ نے وادی بطحا کو اس آخری پیغام کے لئے منتخب کر رکھا تھا۔ وادی بطحا عربستان میں واقع ہے جس کا محل وقوع تین قدیم براعظموں کے درمیان ہے۔ ایک طرف افریقہ کے صحرا چلے گئے ہیں تو دوسری طرف ایشیاء کی وادیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ شمال مغرب کی طرف ایشیاء اور افریقہ کے ساتھ ہی یورپ کا براعظم شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نہایت محکم جغرافیائی ثبوت ہے کہ عالمگیر مذہب کے لئے عربستان اور عربستان میں بھی وادی بطحا نہایت موزوں مقام ہے۔ اس سے بہتر مقام اور کوئی ہو نہیں سکتا تھا۔ اس لحاظ سے مکہ معظمہ جہاں اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر تعمیر ہوا۔ تمام دنیا کا مرکزی نقطہ ہے یعنی زمین کی ناف ہے۔

یہ تو ایک جغرافیائی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مرکزی مقام پر عالمگیر اور آخری پیغام نازل کرنے سے عملی طور پر کیا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے اختصار کے پیش نظر صرف حضرت بلالؓ کی قوم کا ذکر فرمایا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے کے لئے صرف افریقہ کا نمائندہ حضرت بلالؓ ہی نہیں تھے بلکہ ایشیاء اور یورپ کے نمائندے بھی آپ سے اسلام کی خوشخبری سننے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ حضرت سلمانؓ فارسی تھے اور حضرت صہیب رومی تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے تینوں براعظموں کے نمائندے عالمگیر دین کا پیغام لینے کے لئے مکہ معظمہ میں پہنچا دیئے تھے یہ امر ذاتہ اس حقیقت کے ثبوت کے لئے کہ اسلام تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے ایک واضح دلیل ہے۔ مکہ معظمہ کا عالمگیر دین کے لئے مرکزی مقام ہونے کا ایک عملی ثبوت یہ بھی ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرتؐ نے تینوں براعظموں کے عظماء کی طرف تبلیغی مراسلے ارسال فرمائے جو ایسے ہی مرکزی مقام سے ممکن ہو سکتا تھا۔ پھر جب اسلام پھیلا تو اس کا پھیلاؤ تینوں براعظموں کی طرف تقریباً یکساں ہوا۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے جیسا کہ ہم نے عرض کیا اختصار کے پیش نظر صرف حضرت بلالؓ اور آپ کی قوم کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ کس طرح اسلام افریقہ میں پھیل رہا ہے۔ اسلام صدر اول میں بھی افریقہ میں

پھیلا تھا۔ اسی طرح ایشیاء اور یورپ کے علاقوں میں بھی پھیلا تھا اور آج بھی جس طرح وہ پہلے پھیلا تھا تینوں براعظموں میں احمدیت کی وجہ سے فتوحات حاصل کر رہا ہے۔ جہاں افریقہ کے حبشیوں میں مقبول ہو رہا ہے وہاں یورپ اور امریکہ میں بھی جو معناً یورپ کا ہی حصہ ہے اور ایشیاء میں بھی فتوحات حاصل کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہو رہا ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

درخواست دعا

مورخہ ۱۴ نومبر کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی کے ہاتھ کا دوبارہ اپریشن ہوا تھا۔ قریباً ۲۸ نومبر کو پٹی کھولی جائے گی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی عنایت سے اس مرتبہ اپریشن پورے طور پر کامیاب ثابت ہو اور مولا کریم مکرم مولوی صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

چھوٹی صنعتوں کی ترقی پر بات چیت

لاہور ۲۴ نومبر صوبے میں چھوٹی صنعتوں کی ترقی پر گفت و شنید کے لئے آج گورنر ہاؤس میں وزراء کی سطح کی ایک کانفرنس ہوئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے صدارت کے فرائض سرانجام دیے۔

لداخ کی سرحد پر چینی کارروائی کی طرف سلامتی کونسل کو متوجہ کیا جائے

حکومت آزاد کشمیر کے صدر کی جانب سے لداخ کے متعلق صدر ایوب کے بیان کا خیر مقدم

لاہور ۲۵ نومبر آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل شام پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے کل کے اعلان کا خیر مقدم کیا کہ اگر بھارتی حکومت نے اشتراکی چین سے لداخ کی سرحدوں کے بارے میں کوئی سمجھوتہ کیا تو پاکستان اسے تسلیم نہیں کرے گا۔

آپ نے کہا مسٹر نہرو لداخ کے بارے میں چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے جو مفاہمت کر رہے ہیں وہ مکمل ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی اہل نہیں۔

مسٹر خورشید نے کل شام مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں رائے ظاہر کی کہ لداخ کی سرحد پر اشتراکی چین نے جو کارروائی کی ہے . . . .

. . . .

وہ علانیہ جارحانہ کارروائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے اس صورت حال کے پیش نظر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سلامتی کونسل کی توجہ بلا تاخیر اس مسئلہ کی طرف مبذول کرائے۔ کیونکہ اشتراکی چین کی جارحیت سے کشمیر کے حالات میں اہم تبدیلی آگئی ہے اور اس بنا پر ریاستی علاقہ کی سالمیت خطرہ میں پڑ گئی ہے۔

آپ نے کہا چونکہ بھارتی حکومت اس متنازعہ ریاست کی بین الاقوامی سرحدوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے اس لئے سلامتی کونسل کا فرض ہے کہ وہ اس علاقہ کی حفاظت کے لئے مناسب متبادل انتظام کرے۔ آپ نے کہا کہ یہ متبادل انتظام اقوام متحدہ کے منشور کے تحت اقوام متحدہ کی فوجیں بھیجنے کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے بلکہ یہی انتظام ہونا چاہیئے کیونکہ ہماری اطلاعات کے مطابق اشتراکی چین کی جارحانہ کارروائی یہیں ختم نہیں ہو گی۔

صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ سلامتی کونسل کو اس حقیقت کا بھی نوٹس لینا چاہیئے۔ کہ پنڈت نہرو ۱۹۴۷ء میں کشمیری عوام کی ڈوگرہ راج کے خلاف جدوجہد آزادی کو پاکستان کی جارحیت قرار دیتے تھے۔ مگر اب وہ اشتراکی چین کی فوجی کارروائی کو جارحیت نہیں کہتے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت بری طرح شکست کھا چکی ہے۔

ٹرین اور ٹریکٹر کے تصادم میں تین ہلاک

سرگودھا ۲۵ نومبر کل صبح سرگودھا کے قریب ایک ٹریکٹر ریلوے پھاٹک کو عبور کرتے ہوئے کراچی جانے والی چناب ایکسپریس سے ٹکرا گیا۔ اس حادثے میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔

بتایا جاتا ہے ٹریکٹر کے ڈرائیور نے ٹرین کے گزرنے سے پہلے پھاٹک عبور کرنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں ٹریکٹر ٹرین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ دو افراد موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ ایک اور آدمی نے بعد میں ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ اس حادثے کی وجہ سے چناب ایکسپریس نوے منٹ لیٹ ہو گئی۔

پاکستان اور بھارت میں ادائیگی کا معاہدہ

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ آئندہ مہینے کے شروع میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ادائیگی کا ایک معاہدہ طے پا جائے گا۔ معاہدے کے لئے آجکل سفارتی نمائندوں کے ذریعے بات چیت ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ معاہدے پر دستخط کے لئے بھارت کا ایک وفد آئندہ مہینے کراچی آئے گا۔ . .

. . . .

. . . . اس معاہدے کے تحت دونوں ملک اشیاء کی دو علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کریں گے جن کا تبادلہ کیا جائے گا ان اشیاء کے لئے روپے کا ایک خاص کوٹا بھی مقرر کر دیا جائے گا

چینی کی قیمت پر غور کرنے کیلئے کانفرنس

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ پاکستان میں چینی کی قیمت کے سوال پر غور کرنے کے لئے کل مرکزی وزارت خوراک و زراعت کے سیکرٹری پیر احسن الدین اور چینی کی صنعت کے نمائندوں کے درمیان ملاقات ہوئی

آسٹریلیا میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر

کراچی ۲۵ نومبر وزارت خارجہ اور دولت مشترکہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر جمشید گستادجی خراس کو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں پاکستان کا ہائی کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے

پاکستان جنوب مشرقی ایشیا میں برآمد سے دو ارب روپے کما سکتا ہے

برآمد کنندگان اس علاقے کو اب تک نظر انداز کرتے رہے ہیں۔

لاہور ۲۵ نومبر:۔ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے ساتھ اپنی برآمدی تجارت سے دو ارب روپے کے مساوی زرمبادلہ کما سکتا ہے۔ اس کا انکشاف وزارت تجارت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر اے جی رضا نے کل یہاں کیا۔

ایوان تجارت میں مقامی تاجروں سے باتیں کرتے ہوئے۔ مسٹر رضا نے کہا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں نیز آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں پاکستانی مال کی کھپت کے وسیع امکانات ہیں۔ اب تک اس علاقے کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ روئی اور پٹ سن کے سوا ان ملکوں میں متعدد چیزیں بہت ہی کم مقدار میں برآمد کی جاتی ہیں۔ حالانکہ اس کے امکانات بہت روشن ہیں۔ کہ وہ اس علاقے کی منڈیوں پر قبضہ کر لیں اس کے علاوہ اس علاقے میں پٹ سن اور روئی کی برآمد بھی بڑھائی جا سکتی ہے۔

مسٹر رضا نے اس علاقے میں پاکستانی مال کی برآمد کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں علاقے کا وسیع دورہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان ملکوں میں پاکستان کے سوتی کپڑے، ہوزری۔ گرم مصالے۔ مچھلی، پھلوں اور سپورٹس کے سامان کی مانگ خاص طور پر بہت زیادہ ہے۔ ان کی برآمد سے زرمبادلہ کی خاصی آمدنی ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ان ملکوں میں دس کروڑ کے کپڑے۔ اٹھائیس کروڑ کی مچھلیوں۔ آٹھ کروڑ کے گرم مصالحے اور ڈیڑھ کروڑ کے سپورٹس کے سامان کی برآمد کے امکانات ہیں لیکن آج کل ان اشیاء کی برآمدی مالیت صرف یہ ہے۔ مچھلیاں پچاس لاکھ، ہوزری۔ دس ہزار، گرم مصالے تین لاکھ اور سپورٹس کا سامان دس لاکھ۔

سیکٹر ۲ کے سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء

لاہور ۲۵ نومبر:۔ زون بی کے ناظم مارشل لاء لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے ۲۴ نومبر ۱۹۵۹ء سے بریگیڈیر ناصر احمد خاں کو میجر جنرل حق نواز کی جگہ زون "بی" کے سیکٹر ۲ کا سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء مقرر کیا ہے۔

مغربی سرحد پر بھارت سے بات چیت

راولپنڈی ۲۵ نومبر:۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی سرحد کے متعلق پاکستان اور بھارت کی بات چیت میں جو پاکستانی وفد شریک ہو گا۔ اس کی ہیئت ترکیبی کا فیصلہ چند دنوں میں کر لیا جائے گا۔ توقع ہے کہ یہ کانفرنس ۱۴ جنوری سے لاہور میں شروع ہو گی۔ اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر غالباً پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کے محترم دوست مکرم عبدالسمیع صاحب قمر آئس فیکٹری والوں کے چھوٹے بھائی مکرم جمیل احمد صاحب متعلم سال دوئم ٹی۔ آئی کالج ربوہ ان دنوں بخار معہ اپنڈے سائیٹس بڑی تکلیف میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفائے کامل و عاجل عطاء فرمائے (آمین)

عبدالمنیب محمد احمد منیر روزنامہ الفضل ربوہ